

پاکستان کا ایک اور روشن ستارہ

کنزہ اشرف

اس وقت دنیا بھر میں پاکستانیوں کا سرفخر سے بلند ہے کہ پہلی بار پاکستانی سماجی کارکن اور کاروباری شخصیت تنزیلہ خان کو پرنسز ٹرسٹ ایوارڈ ۲۰۲۲ء سے نوازا گیا ہے۔ پرنسز ٹرسٹ ایک خیراتی تنظیم ہے جس کی بنیاد چارلس پرنس آف ویلز نے رکھی اور اس کا مقصد خواتین کو بااختیار بنانا ہے۔ ایوارڈ کا مقصد مالی مدد فراہم کرنا اور نوجوانوں کو اپنی کاروباری کوششوں کو آگے بڑھانے کے قابل بنانا ہے۔ مزید برآں ایوارڈ کا مقصد نوجوان خواتین کے کام کو اجاگر کرنا ہے۔ جو اپنی کمیونٹی میں تبدیلی لانے کے لئے مشکلات کے باوجود کامیاب ہوئیں۔ ایوارڈ کے لئے امیدوار کا انتخاب ایمیل کا لونی خود کرتی ہیں۔

تنزیلہ خان ایک باہمت خاتون ہیں جنہوں نے معذوری کو اپنی راہ کی رکاوٹ نہیں بننے دیا بلکہ اپنی ہمت، محنت، کوششوں اور آخر کامیابی کو دوسروں کے لئے بھی مشعل راہ بنایا۔ اپنی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے تنزیلہ خان کہتی ہیں کہ ”جب میں نے دنیا کو دیکھا تو مجھے اپنے لئے کوئی جگہ نظر نہیں آئی جب ٹی وی سیریز دیکھی یا کوئی کتاب پڑھی، کہیں بھی نہیں، معذور لوگوں کی نمائندگی کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میں وہ جگہ خود بنانے جا رہی ہوں۔“ تنزیلہ خان کی سماجی کارکن کی حیثیت سے بہت سی خدمات ہیں۔ وہ ملک بھر کی نوجوان لڑکیوں اور معذور افراد کے لئے مواقع فراہم کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

انہوں نے اپنے پورے ایکٹوزم کی سرپرستی میں خواتین کو بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے خواتین اور معذور افراد کے حقوق کی مہم چلائی اور یہ بتایا کہ پاکستان میں وہیل چیئر استعمال کرنے والے افراد کو کن چیلنجز کا سامنا ہے۔ وہ محبت اور خوشی کا پیغام پھیلاتے ہوئے مختلف معذور افراد سے متعلق مسائل کو اجاگر کرنا یقینی بناتی ہے۔ جس کو ان کی پوڈ کاسٹ برین سالہ کے ذریعے یا فروٹ چاٹ جیسی شارٹ فلم کے ذریعے محسوس کیا جاسکتا ہے۔ ان کی دو کتابیں بھی شائع ہوئیں جس میں پہلی کتاب ”اے سٹوری آف میکسیکو“ جو ان کی عمر میں شائع ہوئی جبکہ دوسری تصنیف ”دی پرفیکٹ سچویشن“ تھی۔ تنزیلہ خان کی شارٹ فلم فروٹ چاٹ جو کہ معذوروں کو درپیش مسائل کی عکاسی کرتی ہے، کی مصنفہ پروڈیوسر اور اداکارہ خود تھی۔ اس فلم میں انہوں نے اپنی زندگی کے دوران خود کو پیش آئے مسائل کو اجاگر کیا اور ان مسائل کو بیان کیا جن کا سامنا ایک وہیل چیئر استعمال کرنے والے معذور شخص کو آتے ہیں۔ اس فلم میں انہوں نے معذور نوجوان خاتون کی زندگی کے چار پہلوؤں کو چھوا جس میں تعلیم، روزگار، کاروبار اور محبت شامل تھے۔ اپنے تجربات سے متاثر ہو کر بنانے والی اس فلم میں بہت سی خواتین کو اپنا عکس نظر آئے گا۔

وہ کہتی ہیں کہ جیسے ہی دنیا میں نکلتے ہیں آپ کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسا سکول یا یونیورسٹی تلاش کرنا مشکل ہوتا ہے جو وہیل چیئر کے لئے موثر ہو اور جس میں لفٹ ہو۔ اس لئے مجھے پہلے ادارہ چننا پڑا پھر اپنی ڈگری۔ اپنے آپ کو دنیا کے ساتھ رکھنا سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اپنی سماجی مصروفیات کے ساتھ وہ اکثر اپنے خوشی کے لمحات بھی سوشل میڈیا پر شیئر کرتی ہیں۔ جیسا کہ دیگر خواتین کے ساتھ وہیل چیئر پر مصروف سفر۔ ان خواتین نے اپنی معذوری کا ایک الگ رخ دکھایا۔ تنزیلہ خان نے سوشل میڈیا پر اپنے ایوارڈ لینے کے خوشی کے لمحات بھی شیئر کئے اور خود کو پہلی بار ایمیل کا لونی ویمنز ایمپاورمنٹ ایوارڈ کا فاتح قرار دیا۔ تنزیلہ

خان نے کہا کہ مجھے اپنی زندگی میں پہلی بار ریڈ کارپٹ ملا جو مجھے بہت اچھا لگا۔ ایک معذور خاتون کے طور پر، حجاب کے ساتھ، سُرخ قالین پر اپنے مقصد اور ملک کو پیش کرنا یہ سب دلچسپ تھا۔ منزلہ خان نہ صرف نوجوانوں بلکہ ان افراد کے لئے بھی ایک مثال ہے جو کسی نہ کسی معذوری کا شکار ہیں کہ جب مقصد مضبوط ہو اور انسان ثابت قدم رہے تو کوئی مقام بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

